ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ماحولیاتی مسائل اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات: ایک تحقیقی جائزہ

ECOLOGICAL ISSUES & TEACHINGS OF PROPHET MUHAMMAD (PBUH): A RESEARCH REVIEW

Dr. Muhammad Tahir Akbar,
Assistant Prof. UCP Bahawalpur.
E-mail: 786tiens@gmail.com, What's App: 0301-8650352.
ORCID ID: https://orcid.org/my-orcid?orcid=0009-0008-2290-594X

- **Abstract:**

This research paper provides an in-depth review of the Islamic principles of environmental protection, especially the teachings of the Prophet Muhammad (PBUH). In the present era, the environmental crisis and climate change have become a global problem, for which various theories and practical measures are being considered. The aim of this research is to clarify that Islam and the life of the Prophet Muhammad (PBUH) contains a complete and comprehensive system regarding environmental balance and the protection of nature.

This study mainly analyzes the verses of the Holy Qur'ān, the Hadiths of the Prophet and the historical events of the life of the Prophet (PBUH) in order to understand how the Prophet taught, how to treat the earth, water, air, plants, and animals. This paper highlights that the Prophet (PBUH) encouraged avoiding waste, planting trees, using water properly, and being gentle with animals. These teachings also emphasize cleaning the environment and keeping it free from pollution.

This research focuses on how the Prophet Muhammad (PBUH) Promote an eco-friendly lifestyle not only at the individual level but also at the social level. His teachings on preventing deforestation, discouraging unnecessary hunting, and limiting the use of unnecessary resources offer an effective solution to today's environmental challenges. He forbade harming unarmed civilians, cutting down trees, and damaging crops and buildings even in times of war.

This paper, by reconciling Islamic teachings with modern environmental science and its principles, concludes that the teachings of the Prophet (PBUH) provide not only a theoretical basis for environmental protection but also a practical and actionable strategy.

- ***Keywords:***

Environment, Climate change, Global Worming, Prophet, Teachings, Pollution, Trees

- **تمہید:**

اللہ تبارک وتعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات ایک ماحولیاتی نظام (Eco System) کے تحت باہم مربوط ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہیں۔ اس ماحولیاتی توازن کے بگاڑ کو اللہ تبارک وتعالیٰ "فساد" قرار دیتے ہیں اور فساد کرنے والوں کو مجرم قرار دیتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ فی الارض بنا کر نہایت عزت بخشی لیکن بد قسمتی سے انسان ہی "فساد فی الارض" یا توازن ختم کرنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں ترقی کا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ جس ملک کے پاس کرہ ارض کو تہس نہس کر دینے کے لئے زیادہ سے ہتھیار موجود ہیں وہ زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اس وقت پوری دنیا فضائی، آبی، زمینی، صوتی، شعاعی اور تابکاری آلودگی کی لپیٹ میں

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ہے، زمین کی حفاظتی اوزون لیئر متاثر ہو رہی ہے۔ صنعتی ترقی کے عروج اور پہلی و دوسری جنگ عظیم کے بعد سے تاحال اس دنیا کا سب سے بڑا چیلنج موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) اور عالمی حدت میں اضافہ (Global Warming) بن چکا ہے۔ اس کی بڑی وجوہات میں جنگیں، تابکاری فضلہ اور نیوکلیئر پلانٹس، خطرناک ہتھیاروں کی تیاری، فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور کلورو فلورو کاربن جیسی گیسوں کا اضافہ، جنگلات اور درختوں کا بے دریغ کاٹا جانا، مختلف ضروریات کے لئے پہاڑوں کا کریش کرنا، وسائل کا بے دریغ استعمال اور ضیاع، دیہاتوں سے شہروں کی جانب نقل مکانی، آبادی میں مسلسل اضافہ، جنگلی حیات کا بے دریغ شکار، فصلوں پر زہریلی ادویات کا سپرے، صنعتوں اور انسانی آبادیوں کی وجہ سے غلاظت اور زہریلے مادوں کا پانی میں شامل ہونا، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی لاکھوں فیکٹریاں، پر تعیش زندگی جیسی بہت سی وجوہات شامل ہیں۔

عالمی رپورٹس کے مطابق، چین، امریکہ، روس، جاپان اور ہندوستان دنیا بھر میں سب سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کر کے عالمی حدت میں اضافے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بن رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان ان ممالک کی صف میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی اور عالمی حدت میں اضافہ کی وجہ سے ہونے والے نقصانات میں سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں یہ جاننے کی کاوش کی گئی ہے کہ قرآن کریم اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں انسانیت کس طرح عصر حاضر کے ان مسائل پر قابو پا سکتی ہے۔

- **منہج تحقیق:**

زیر نظر مقالہ میں قرآن اور رسالت مآب ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی نظام (Eco System) کو جاننے اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے حوالہ سے بصیرت حاصل کرنے کے لیے تحقیقی و تجزیاتی منہج کو اپنایا گیا ہے۔ نیز یہ بھی جاننے کی کاوش کی گئی ہے کہ عہد حاضر میں کس طرح اقوام عالم ان مسائل کے حل کے لئے قرآن و سنت سے رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔

- **ماحول کی تعریف:**

ماحولیات (Ecology) ایک سائنسی مطالعہ ہے جس میں جاندار اشیاء (مثلاً پودے، جانور اور انسان) اور ان کے ارد گرد کے ماحول کے درمیان تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ کس طرح اشیاء اپنے قدرتی ماحول میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات میں موجودہ سائنسی طریق کے مطابق ماحولیات کے مطالعہ کے لئے مخلوقات کو جاندار اور بے جان میں تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ اس تقسیم کے بغیر ہی سب کو اللہ کی مخلوق قرار دیا گیا ہے جو اچھے سلوک کی حق دار ہیں۔ پتھروں اور پہاڑوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ بھی اللہ کی خشیت رکھتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں۔

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًاؕ-یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّیْرَۚ-وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ(10) [1]

اور ہم نے داؤد کو اپنے خاص فضل سے نوازا۔ اے پہاڑو تم بھی اس کے ساتھ تسبیح میں شریک ہو جاؤ اور یہی حکم ہم نے پرندوں کو بھی دیا اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا (ترجمہ: تدبر قرآن)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةًؕ-وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُؕ-وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُؕ-وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ-وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ(74) [2]

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہرگز بے خبر نہیں۔ علامہ اقبال کہتے ہیں!

- کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے — منہ کے بل گر کے ھو اللہ احد کہتے تھے [3]

5 جون 1972ء کو اسٹاک ہوم (سویڈن) میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والی کانفرنس میں ماحول کی مندرجہ ذیل تعریف طے کی گئی۔

"قدرتی، سماجی اور ثقافتی نظاموں کے مجموعہ کے طور پر ایک وسیع دائرہ کار، جس میں انسان اور دوسری مخلوقات رہتی ہوں اور جن سے مخلوقات اپنی بود و باش کے لئے سامان حاصل کرتی اور اپنی سرگرمیاں سرانجام دیتی ہوں "ماحول" کہلاتا ہے [4]۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مولانا امین احسن اصلاحی کے مطابق: جو کچھ ہمارے ارد گرد موجود ہوتا ہے اسے ماحول کہتے ہیں جیسے ہوا، پانی، زمین، جانوروں، پودوں، ماحولیاتی عوامل، سماجی ماحول وغیرہ[5]۔

اگر ہم مزید سوچ و وچار سے کام لیں تو دن میں سورج بھی ماحول کا حصہ بن جاتا ہے جبکہ رات کو چاند، ستارے، سیارے بشمول ایسے ستارے جو کھربوں نوری فاصلوں پر موجود ہیں بھی ماحول کا حصہ ہوتے ہیں۔

- ***انسانوں پر ماحول کے اثرات:***

دیگر مخلوقات کی طرح انسان بھی ماحولیاتی نظام (Eco System) سے منسلک ہے۔ روز اول سے ہی آبی حیات، حیوانات، نباتات، اشجار، جمادات یہاں تک کہ آسمان کے ستارے و سیارے بھی انسان کے ساتھی ہیں۔ ماحول انسان کا لازمی جزو ہے اور انسان ماحول کا۔ جینز، تعلیم، تجربہ، پیشہ، دین و مذہب اور دیگر عوامل کے علاوہ ماحول بھی انسانوں پر بے حد اثر انداز ہوتا ہے۔ اچھے ماحول کے ذہنی اور جسمانی صحت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان میں فہم و فراست اور جذبہ ہمدردی اور خدمت وغیرہ زیادہ ہوتی ہے جبکہ آلودہ ماحول میں رہنے والے مختلف قسم کے نفسیاتی، جذباتی اور جسمانی عارضوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

- ***جنگیں، خطرناک ہتھیار اور ماحولیاتی توازن:***

اسلامی خلافتوں کے دورِ زوال سے پوری دنیا بالعموم اور مغربی ممالک بالخصوص ترقی معکوس کر رہے ہیں۔ جس ملک کے پاس زمین پر زیادہ سے زیادہ تباہی و بربادی پھیلانے کے ہتھیار موجود ہوں اسے زیادہ ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ نیوکلیئر، کیمیکل، حیاتیاتی اور دیگر خطرناک ہتھیاروں کی تیاری اور ان کے استعمال کی وجہ سے ماحولیاتی توازن بگڑ رہا ہے، جس کے ذمہ دار یہ نام نہاد ترقی یافتہ ممالک ہیں جو کرہ ارض کی بقاء کے لئے خطرہ بن چکے ہیں۔

1۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کروڑوں افراد مارے گئے اور خطرناک ہتھیاروں کے باعث ماحولیات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

2۔ ویت نام کی جنگ میں زہریلی سپرے کے باعث لاکھوں ایکڑ پر مشتمل جنگلات تباہ ہوئے۔ کیمیائی ہتھیاروں کے باعث؛ زمین کی اندرونی تہیں اور دریا و سمندر بھی متاثر ہوئے۔

عراق کی تباہی کے دوران ایک ملین ٹن خام تیل خلیج فارس میں بہا دیا گیا۔ جس کی آلودگی سے نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند اور نباتات بھی تباہی کا شکار ہوئے اور ہزاروں ٹن گیسیوں کا اخراج سے عالمی حدت میں اضافہ ہوا۔

5۔ افغانستان میں ہونے والی طویل جنگ کے نتیجہ میں نہ صرف فضائی آلودگی میں بے پناہ اضافہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگوں میں مختلف قسم کے ذہنی اور جسمانی امراض میں بھی اضافہ ہوا۔

قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں جنگوں میں ایسے ہتھیاروں کا استعمال جس سے غیر جنگجو افراد، خواتین، بچوں، بزرگوں، جانوروں، درختوں، فصلات، نباتات اور ماحول کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو، ان کا استعمال ممنوع ہے اور جنگ جنگجو افراد سے ہی کی جاتی ہے، جس کی تفصیل اگلے صفحات میں موجود ہے۔

- ***صنعتی ترقی اور ایندھن کا بے تحاشا استعمال اور ماحولیاتی توازن:***

صنعتی انقلاب نے دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ ترقی اور ایجادات کا سیلاب ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتا لیکن صنعتی ترقی اور کوئلہ و پٹرولیم مصنوعات کے بے تحاشا استعمال کے نتیجہ میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور کلورو فلورو کاربن جیسی گیسز کے بے پناہ اخراج کے نتیجہ میں ماحول کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔ عالمی رپورٹس کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج کرنے والے پانچ ممالک چین، امریکہ، بھارت، روس اور جاپان ہیں[6]۔ صنعتی ترقی اور ایندھن کے بے تحاشا استعمال کے باعث!

1۔ زمینی، فضائی، آبی اور صوتی آلودگی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث کرہ ارض کا وجود خطرے میں ہے۔

2۔ عالمی حدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، موسمیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور کرہ ارض کا توازن خراب ہو رہا ہے جو کرہ ارض کی بقاء کے لئے خطرہ ہے۔

3۔ زمین کی حفاظتی اوزون لیئر متاثر ہو رہی ہے۔ جس کے باعث سورج کی الٹرا وائلٹ شعاعیں براہ راست زمین پر آنے لگی ہیں، جس سے کینسر اور جلدی بیماریوں سمیت بہت سی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

4۔ عالمی حدت میں اضافے اور موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث؛ گلیشیئرز کے پگھلنے اور سیلابوں کے آنے سے 1850ء کے بعد سے سمندر اب تک انیس (19) سینٹی میٹر اپنی سطح بلند کر چکا ہے جس کے نتیجے میں بہت سے جزیرے مٹ چکے ہیں اور آئندہ چند سالوں میں بہت سے مزید جزائر اور ساحلی علاقے سمندر برد ہو جائیں گے۔[7]

5۔ صنعتی ترقی بڑے پیمانے پر آبی اور صوتی آلودگی کا بھی سبب بنی۔ صنعت کی وجہ سے پانی کی ایک بڑی مقدار زہریلی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس آبی آلودگی کے باعث دریاؤں، نہروں اور سمندری مخلوقات کو بے تحاشا نقصان پہنچا ہے اور بہت سی مخلوقات ناپید ہو رہی ہیں۔

6۔ عالمی حدت میں اضافے اور موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث فصلیں متاثر ہو رہی ہیں۔ اجناس کے کم ہونے کے خدشات ہیں۔

قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں اسراف اور وسائل کے بے جا استعمال سے منع کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں موجود ہے۔

- ***جنگلات کی کمی و زمین سے پانی نکالا جانا اور ماحولیاتی توازن:***

جنگلات، نباتات، جنگلی حیات اور انسان کا ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ درخت ہی ہیں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں، اس طرح زمین کا درجہ حرارت معتدل رکھنے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ جنگلات اور جنگلی حیات (جانور، پرندے، حشرات الارض) کے خاتمے سے کرہ ارض کا ماحولیاتی توازن بگڑ رہا ہے۔ ماحولیاتی توازن کا بگڑنا؛ انسان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جنگلات میں مسلسل کمی ہونے کے باعث صاف فضا میں سانس لینا ایک خواب بنتا جا رہا ہے۔ عالمی حدت میں اضافہ ہو رہا ہے، زمین بنجر اور ویران ہو رہی ہے، زمین کے کٹاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ درختوں کے فوائد سے ناواقفیت کی وجہ سے کسان درختوں کو اپنی فصلوں کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہیں اور کسی کھیت میں درخت کو برداشت نہیں کرتے جس کی تمام تر ذمہ داری ارباب اختیار اور تعلیمی اداروں پر عائد ہوتی ہے۔

انسانوں، حیوانوں اور فصلات کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ٹیوب ویلز اور پمپس کے ذریعہ زمین سے مسلسل پانی نکالنے کے باعث بھی زیر زمین پانی ختم ہو رہا ہے، زمین بنجر اور ویران ہو رہی ہے۔ زیر زمین میٹھے پانی کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں اور یوں ماحولیاتی توازن بگڑ رہا ہے۔

قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے اور جنگلی حیات کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ دین اسلام میں جنگلی درندوں کو حرام قرار دیا گیا ہے جو عصر حاضر میں ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان گوشت کے حصول کے لیے ان کا شکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اسراف و تبذیز اور پانی کو ضائع کرنے سے بھی منع فرمایا ہے جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ہے۔

- ***آبادی میں بے تحاشا اضافہ اور ماحولیاتی توازن:***

بیسویں صدی میں بہت سی بیماریوں کے علاج اور خاص طور پر بچوں کی ویکسی نیشن کے باعث زچہ بچہ اور بچوں کی اموات میں بے حد کمی واقع ہوئی۔ شرح اموات میں کمی اور بیماریوں پر قابو پانے کے باعث؛ دنیا کی آبادی میں نہایت تیزی سے اضافہ ہوا۔ انسانی آبادی کے رہن سہن اور خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے، ان کی وجہ سے ماحولیات کا توازن مسلسل بگڑ رہا ہے۔ جنگلات اور زرعی رقبوں کو ختم کر کے کالونیاں بنائی جا رہی ہیں، جنگلی حیات اور پالتو جانور کم ہو رہے ہیں۔ انسان کا تعلق جانوروں، پرندوں، درختوں، پودوں اور نباتات سے ختم ہوتا چلا جا رہا ہے اور ماحولیات یا ایکو سسٹم مسلسل تباہ ہو رہا ہے۔ انسانی آبادی کے بے ہنگم اضافے کی وجہ سے ایندھن کا استعمال بھی بہت زیادہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے عالمی حدت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

- ***ناقص زرعی طریقے اور ماحولیاتی توازن:***

کسانوں کا اپنے کھیتوں سے درخت کاٹنا، کھاد اور زہریلے سپرے سے حشرات الارض، تتلیاں، شہد کی مکھیاں، جگنو، ماحول دوست کیڑے، چھوٹے پرندوں اور زرخیزی بڑھانے والے بیکٹیریا کا خاتمہ بھی ماحولیات کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ چند ممالک کے علاوہ؛ دنیا بھر کے ارباب اختیار کے لئے زراعت محض ایک بزنس اور پیسہ کمانے کا ذریعہ ہے۔ محض پچیس سال پہلے کی بات ہے کہ جنوبی پنجاب کا چولستان ایک جنگل کا منظر پیش کرتا تھا جو ہرن، خرگوش سمیت خوبصورت جانوروں، پرندوں اور حشرات کا مسکن تھا۔ ہر طرف خوش رنگ طوطے، لالیاں، کوئلیں، الو، چڑیاں مختلف رنگوں کے پرندے چہچہاتے تھے۔ یہاں جنڈ، کیکر، بیری، لہسوڑا، پیلو، کھجور، نیم، ببکائن، سہانجنا (مورنگا)، پھگوسی، کونڈیر، کریل، اور دیگر درخت اور جھاڑیاں لہلہاتے تھے۔

قریباً پچیس سال قبل جب ارباب اختیار نے چولستان آباد کرایا تو صحرا میں وقفے وقفے سے موجود درختوں کے ان حسین قدرتی جھنڈوں یا نخلستانوں کا بھی خاتمہ کرا دیا۔ حالانکہ صحراء میں وقفے وقفے سے موجود ان بڑے قدرتی جھنڈوں یا نخلستانوں کو مقامی کسانوں اور زمینداروں کی تعلیم و تربیت کے بعد تعاون سے بہترین جنگلات میں بدلا جا سکتا تھا اور ریتلے میدانوں کو فصلیں اگانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اب بھی بچے کھچے جنگلات سے درخت کاٹ کر؛ رات کے پچھلے پہر بیل گاڑیوں اور اونٹ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ریڑھوں کی مدد سے نہایت خاموشی سے مسلسل چوری ہو رہے ہیں اور ارباب اختیار نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ سے ان قدرتی نخلستانوں، حشرات الارض، جنگلی حیات اور خوبصورت پرندوں بشمول طوطے، لالیاں، کوئلیں، بلبلیں نیز ہرن، خرگوش اور دیگر جنگلی حیات کا خاتمہ؛ ماحول کے لئے ایک خطرناک چیلنج ہے۔

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارد گرد کے ماحول کو نقصان نہ پہنچانے کا درس دیا ہے، آپ کی تعلیمات میں زراعت، باغبانی اور جنگلات کو محض بزنس اور کاروبار کا ہی نہیں بلکہ نیکی، خیر خواہی اور اجر و ثواب کا ذریعہ بھی بتایا گیا ہے، جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں موجود ہے۔

- **پہاڑوں کا مسلسل کریش ہونا اور ماحولیاتی توازن:**

معدنیات، قیمتی پتھر، سڑکیں و عمارتیں بنانے اور بجری کے حصول کے لئے پہاڑ مسلسل کریش اور کھوکھلے کیے جا رہے ہیں۔ جنگوں میں بھی پہاڑوں کو کریش کر دینا؛ دور جدید میں ایک جنگی حربے کے طور پر اپنایا جا رہا ہے جیسا کہ افغانستان میں تورا بورا کے ساتھ کیا گیا۔ پہاڑوں کو کھوکھلا کرنے یا صفحہ ہستی سے مٹانے سے بھی ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے۔ پہاڑ بہت سے نباتات، حشرات، چرند و پرند کا مسکن ہوتے ہیں۔ یہ مٹی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوتے ہیں، سیلابی ریلوں کی رفتار میں کمی لاتے ہیں۔ نمی سے بھری ہوائیں ان سے ٹکرا کر بارش کا سبب بنتی ہیں۔ ڈیم بنانے کے لئے بھی پہاڑوں کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ الغرض پہاڑ ماحولیات کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ پہاڑوں کو نقصان پہنچنے سے ماحولیات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہاڑوں کو زمین کی میخیں قرار دیا ہے جو زمین کو تھامے ہوئے ہیں اور قرآن کریم میں متعدد مقامات پر پہاڑوں کا ذکر فرمایا ہے۔ عقل سلیم والوں کے لئے اس میں نشانیاں موجود ہیں۔

- **انسانوں کی پر تعیش زندگی اور ماحولیاتی توازن:**

اڑھائی عشرے قبل بیسیوں صدی کی بات ہے کہ انسان دن میں اپنے عزیز و اقارب سمیت دوسرے انسانوں، سورج، روشنی، پالتو جانوروں سمیت حیوانات، نباتات، جمادات اور ارد گرد کے ماحول سے منسلک ہوتا تھا۔ جبکہ رات میں چاند، ستاروں سے بھرے آسمان اور اپنے ارد گرد کے ماحول سے منسلک ہو کر نیند کی وادیوں میں خوبصورت اور اپنی طبیعت کے مطابق سہانی جگہوں اور سہانے تعلقات کے خواب دیکھا کرتا۔ گرمی میں درختوں، چلتی ندیوں اور باغات کا سہارا لیتا، جانوروں سے حاصل کردہ دودھ و دہی کی لسی، گوند، تخم ملنگا، جو کے ستو اور جانداروں سے حاصل کردہ دیگر نامیاتی (Organic) مرکبات کا سہارا لیتا، وہ غیر نامیاتی (Inorganic & Synthetic) اشیاء کے استعمال کو صحت کے لئے بہتر نہ سمجھتا تھا۔ سردی سے محفوظ رہنے کے لئے میں جانوروں سے حاصل کردہ اون و چمڑے، ریشم کے کیڑے سے حاصل کردہ ریشم، کپاس سے بنے گرم کپڑوں اور ایسی نامیاتی خوراک کا سہارا لیتا جسے وہ گرم سمجھتا تھا۔ یوں وہ اپنے اگر گرد موجود قدرتی ماحول سے وابستہ رہتا۔

لیکن بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں دنیا کے زیادہ تر علاقوں میں تاریخ انسانی کی سب سے بڑی ہجرت ہوئی جو دیہاتوں سے شہروں کی جانب ہجرت تھی۔ انسانوں کی ایک بڑی تعداد نے اچھی طبی سہولیات، اچھی تعلیم اور کنکریٹ کے بنی اچھی کالونیوں کے عوض اپنے اچھے اور صحت افزاء تاحدِ نگاہ؛ قدرتی ماحول کو خیر آباد کہہ دیا۔ یوں اس نے درختوں، نباتات، پالتو جانوروں، جنگلی حیات، رنگ برنگ پرندوں، سورج، چاند، ستاروں اور کھربوں نوری فاصلوں پر موجود ستاروں بھرے تاحد نگاہ؛ قدرتی ماحول کو چھوڑ کر کنکریٹ سے بنے چند فٹ یا چند مرلے کے مکان کو اپنے ماحول کے طور پر اختیار کیا۔ گرمی سے بچنے کے لئے ہیٹر اور سردی سے بچنے کے لئے ائیر کنڈیشن کا سہارا لیا، اپنی چیزوں کو محفوظ کرنے کے لئے ریفریجریٹر کا سہارا لیا۔ پٹرولیم اور کوئلہ کا بے مہابا استعمال کیا۔ یوں گاڑیوں، ریفریجریٹر اور ائیر کنڈیشن سے خارج ہونے والی کلورو فلورو کاربن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی وجہ سے عالمی حدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انسان کا رابطہ اپنے قدرتی ماحول سے ختم ہو جانے کے باعث انسان طرح طرح کے نفسیاتی و جسمانی عارضوں میں مبتلا ہو رہا ہے۔

جبکہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سادگی اور فطری زندگی اپنانے کی تعلیمات دی ہیں، جن کی تفصیل آئندہ صفحات میں موجود ہے۔

- **ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ماحولیاتی توازن:**

ماحولیاتی توازن کو بگاڑنے میں ملٹی نیشنل کمپنیوں نے بھی بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا طوفان آنے سے قبل انسان اپنے قدرتی ماحول سے ہی منسلک تھا۔ وہ اپنا تمام تر کھانا پینا اپنے پالتو جانوروں، فصلوں اور درختوں سے ہی حاصل کرتا تھا۔ یہاں تک کہ کبھی کبھار کی عیاشی کے لئے مختلف قسم کے حلوہ جات، مٹھائیاں اور بیکرز بھی گھر پر ہی تیار ہو جاتی تھیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے بنائے کولڈ ڈرنکس کی بجائے لسی، ستو، تخم ملنگا اور ایسے مشروبات تھے جن کی تیاری میں یا تو ایندھن کا استعمال ہی نہیں تھا یا پھر نہایت معمولی مقدار میں استعمال ہوتا تھا۔ ایسے ہی نہانے دھونے اور بننے سنورنے کے لئے گاچی (مٹی کی ایک قسم)، کھل، بیسن، کنوار گندل، سرمہ،

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

پھولوں کا جوس یا عرق اور ایسی قدرتی اشیاء کا استعمال عام تھا جن کی تیاری میں ایندھن کا خرچ نہ ہونے کے برابر تھا۔ اسی طرح پہننے کے کپڑے، دریاں، کھیس وغیرہ بھی چرخہ پر تیار ہو جاتے تھے جن کی تیاری میں ایندھن کا استعمال نہ ہوتا تھا۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں نے انسانوں کی نفسیات سے کھیلتے ہوئے، اپنے دیدہ زیب اشتہارات اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ انسانوں کو ان کی فطری زندگی سے دور کر دیا۔ گھروں میں بغیر ایندھن کے تیار ہونے والے مشروبات کی جگہ کولاڈرنکس اور انرجی ڈرنکس نے لے لی، کیمیکل ملے جوس، مصنوعی دودھ کے ٹیٹراپیک عام ہو گئے۔ طرح طرح کے صابن، شیمپو، کریمیں عام ہوئیں۔ الغرض ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اشتہارات اور پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر انسان قدرتی ماحول، پالتو جانوروں، قدرتی جڑی بوٹیوں، پھولوں اور پھل دار درختوں سے دور ہوتا چلا گیا اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی لاکھوں صنعتیں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کلوروفلوروکاربن اور کاربن مونو آکسائیڈ جیسی خطرناک گیسز کا اخرج کر کے عالمی حدت میں اضافہ کا ذریعہ بن گئیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سادہ گزاری اور سادگی و کفایت شعاری کا درس دیا۔ آپ ﷺ نے بے جا اسراف و تبذیر سے منع کیا، جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں موجود ہے۔

- **قرآن و سنت ﷺ کی روشنی میں ماحولیات کا تحفظ:**

انسان اپنی زندگی کے کسی موڑ اور کسی مرحلہ میں ایسی الجھن میں مبتلا نہیں ہوتا، جس میں اسلام نے اس کی راہ نمائی نہ کی ہو۔ اس وقت پوری دنیا فضائی، آبی، زمینی، سمندری، صوتی اور شعاعی آلودگی، تابکاری کی آلودگی سے دوچار ہے اور یہ مسئلہ سنگین نوعیت اختیار کر گیا ہے۔ جو کرہ ارض پر زندگی کے وجود اور تسلسل کے لئے ایک حقیقی خطرہ بن گیا ہے۔ اسی لیے عالمی، علاقائی اور مقامی اعتبار سے ماحولیات کے تحفظ کے حوالہ سے کوششیں کی جارہی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا، ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ(107)[8]

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ آپ نے تمام مخلوقات بشمول حیوانات، نباتات و جمادات اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیمات فرمائیں۔ اللہ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا اور تمام کائنات اس کے لئے مسخر کر دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ۬-وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ۬ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ-اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ(12)[9]

اور اس نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے (بھی) اسی (اللہ) کے حکم کے پابند ہیں۔ بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً-وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ(20)[10]

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب مسخر کر دیا اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل اور نہ کوئی روشن کتاب۔

اللہ کی کاری گری ہے جس نے ہر چیز کو (مناسب توازن سے) مضبوط بنا رکھا ہے[11]۔

قرآن کریم واضح الفاظ میں پوری انسانیت کو پیغام دیتا ہے کہ انسانوں کو جو نعمتیں دی گئی ہیں۔ انسان ان کو استعمال کریں اور اعتدال کو قائم رکھیں اور حد سے تجاوز نہ کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ- وَ اَحْسِنُوْا۟ۛ-اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ(195)۔ [12]

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫-وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ۬ؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا(29)۔ [13]

اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

درج بالا آیت مبارکہ سے مفسرین یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ایسے تمام امور جو انفرادی و اجتماعی تحفظ کے خلاف ہوں، وہ مہلک ہیں اور جس سے ماحول میں بگاڑ ہو، خواہ وہ درختوں کو کاٹ کر کیا جائے یا زہریلے عناصر کو فضا، پانی یا زمین میں شامل کیا جائے یہ سب ہلاکت کے ضمن میں آتے ہیں۔ لہذا ایسی تمام حرکات و سکنات سے منع کیا گیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آلودگی کو فساد فی الارض کہہ کر اس کے پھیلانے کو منافقین کا شیوہ قرار دیا، جیسا کہ اخنس بن شریق منافق کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَؕ-وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ(205) [14]

اور جب وہ پھر جاتا ہے تو زمین میں بھاگ دوڑ کرتا ہے تاکہ اس میں فساد انگیزی کرے اور کھیتیاں اور جانیں تباہ کر دے اور اللہ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّر تَبذِيرا۔ اِنَّ المُبَذِّرِينَ كَانُوا اِخوانَ الشَّيٰطِين۔[15]

اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو، بے شک مال کو بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا ، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ ۔ [16]

دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور یقیناً اللہ تمہیں اس میں نائب بنائے گا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، خبردار دنیا سے اور عورتوں سے بچ کر رہو۔

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْاۚ-اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ(31)[17]

اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ کرو۔

مندرجہ بالا آیت اور سورہ البقرہ کی آیت نمبر 60 سے علم ہوتا ہے کہ اگر انسان حد سے تجاوز کرے تو تخریب اور فساد میں داخل ہو جائے گا اور اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اللہ پاک نے مظاہر فطرت میں ایک توازن اور تناسب رکھا ہے جب انسان اپنے مصنوعات راحت و آرام اور بے لگام خواہشات کی تکمیل میں قدرتی ذرائع و وسائل کا بے دریغ استعمال کرتا ہے تو بحر و بر میں خرابی و فساد پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ(41) [18]

خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًاؕ-اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ(56) [19]

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

قدرتی ماحول اللہ کی عظیم نعمت ہے اور ماحول کا توازن خراب کرنا نعمت میں تغیر پیدا کرنا اور فساد فی الارض ہے۔

آبی آلودگی اور کفایت شعاری کے حوالہ سے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

لا يبولن احدكم فی الماء الدائم، ثم يغتسل منه۔ [20]

ٹھہرے ہوئے پانی میں کوئی ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں غسل کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا! یہ کیسا اسراف ہے؟

حضرت سعد نے کہا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ کہ تم بہتی ہوئی نہر سے وضو کرو۔ [21]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

- **قرآن وسنت کی تعلیمات اور شجر کاری:**

رسول اللہ ﷺ نے درخت لگانے اور درخت نہ کاٹنے کی تعلیمات دیں۔ آپ ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام نے شجر کاری اور غیر آباد کاری کی طرف توجہ دی۔

علامہ قرطبیؒ سورہ البقرہ کی آیت 261 کی تفسیر میں رقم طراز ہیں! زراعت فرض کفایہ ہے اور امام (حکومت وقت) پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو درخت لگانے اور باغبانی پر مجبور کرے[22]۔

عن انس بن مالك رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه طير او إنسان او بهيمة إلا كان له به صدقة۔ [23]

حضرت انس سے روایت ہے کہ جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کرے گا اور اس سے جو پرند، انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہو گا۔

اخبرني ابو الزبير ، انه سمع جابر بن عبد الله ، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " لا يغرس رجل مسلم غرسا، ولا زرعا، فياكل منه سبع، او طائر، او شيء، إلا كان له فيه اجر "۔[24]

ابوزبیر نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے" : جو بھی مسلمان آدمی درخت لگاتا ہے اور کاشتکاری کرتا ہے، پھر اس سے کوئی جنگلی جانور، پرندہ یا کوئی بھی کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ "امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں!

ان احادیث میں شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ پودے لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کا اجر اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ پودے اور بیج رہیں گے اور قیامت کت انہیں ثواب ملتا رہے گا[25]۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ الْقِيَامَةُ وَفِي يَدِهِ فَسْلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا۔[26]

حضرت انس روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا! اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ ہو اور اٹھنے سے پہلے اس کو لگا سکتا ہو تو لگا دے۔

احادیث مبارکہ میں نہ صرف یہ کہ درخت لگانے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے اور درخت کاٹنے پر وعید سنائی گئی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص کسی درخت کو کاٹے گا اللہ اس کے سر کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اس حدیث کی تشریح میں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس درخت سے مراد سایہ دار درخت ہے[27]۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

من قطع سدرة صوب الله راسه فى النار۔[28]

جو کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا، اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے سر کو اوندھا کرے گا۔

حضرت ابودرداء کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس وقت آپ اخروٹ کا پودا لگا رہے تھے، اس نے دیکھ کر کہا کہ آپ تو بہت جلد انتقال فرما جائیں گے اور یہ درخت تو کئی کئی سال میوہ نہیں دیتا، یہ سن کر حضرت ابودرداء نے فرمایا!

وما على ان يكون لى اجرها و ياكل منها غيرى[29]۔

اور مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا پھل کوئی دوسرا کھائے۔

علامہ حبیشی نے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ اس امت کے زاہدوں میں سے ہونے اور روپے پیسہ یا روزی کمانے کی ذرا بھی پروانہ کرنے کے باوجود اپنے ہاتھوں سے درخت لگاتے، زراعت کرتے اور اس کو ثواب کا ذریعہ سمجھتے تھے، وہ صبح سویرے اپنی فصل بوتے تھے جب سماک ستارہ طلوع ہوتا تھا۔[30]

امام بخاری نے باقاعدہ باب قائم کیا ہے"باب ما كان من اصحاب النبى ﷺ يواصى بعضهم بعضا فى الزراعة والثمرة" جس سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام ایک دوسرے کو کاشت کاری اور شجر کاری کی تلقین کیا کرتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے: یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں عہد رسالت، عہد صحابہ و تابعین اور سلطنت بنی امیہ و بنو عباس اور مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار میں باغبانی اور شجر کاری میں گہری دل چسپی لی اور اسے علوم وفنون کی شکل دی۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

- ***حالت جنگ میں قدرتی ماحول کا تحفظ:***

رسول اللہ ﷺ نے حالت جنگ میں بھی عورتوں، بچوں، غیر جنگجو افراد، نباتات، حیوانات اور ماحولیات کا نقصان کرنے سے منع کیا ہے۔ اسلامی فوج کے لئے صرف جنگجو افراد سے ہی جنگ کرنے کی اجازت ہے، نیز وہ کوئی ایسا اسلحہ بھی استعمال نہیں کر سکتے جس سے بے گناہ افراد مارے جائیں۔ اس حوالہ سے تمام تر تفصیلات راقم کے ریسرچ آرٹیکل "دہشت گردی اور تشدد کے خلاف رسول اللہ ﷺ کا عملی جہاد: ایک تحقیقی مطالعہ میں موجود ہیں۔[31] قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وقاتلو فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔[32]

"جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں، لیکن ان جنگ کرنے والوں سے بھی کوئی زیادتی نہ کرو، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ زیادتی کرنے والے اللہ کو پسند نہیں آتے۔"

حدثني انس بن مالك، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" انطلقوا باسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله، ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا ولا صغيرا ولا امراة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا إن الله يحب المحسنين ۔[33]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجاہدین کو رخصت کرتے وقت) فرمایا" :تم لوگ اللہ کے نام سے، اللہ کی تائید اور توفیق کے ساتھ، اللہ کے رسول کے دین پر جاؤ، اور بوڑھوں کو جو مرنے والے ہوں نہ مارنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹے لڑکوں کو، اور نہ ہی عورتوں کو، اور غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غنیمت کے مال کو اکٹھا کر لینا، صلح کرنا اور نیکی کرنا، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر روانہ کرتے وقت امیر لشکر کو درج ذیل دس (10) نصیحتیں فرمائیں۔

1. اللہ کے ساتھ مخلص رہنا اور صرف اس کی رضا کے لیے لڑنا۔
2. کمزوروں پر ظلم نہ کرنا۔
3. عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا۔
4. کھجوروں، انگوروں اور دیگر پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا۔
5. فصلوں کو نہ جلا کر تباہ نہ کرنا۔
6. گھروں کو نہ منہدم کرنا۔
7. نہ ٹوٹے پھوٹے جانوروں کو قتل نہ کرنا۔
8. راہبوں کو نہ مارنا۔
9. ظلم نہ کرنا۔
10. عہد و پیمان کی پاسداری کرنا۔[34]

قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ کی تعلیمات میں ماحولیات کے تحفظ کے بطور خاص احکامات دیئے گئے ہیں۔ اگر انسانیت ان تعلیمات پر عمل کرے تو عہد حاضر میں موجود ماحولیات کے تمام تر مسائل حل ہو جائیں گے۔

- ***خلاصہ مباحث:***

اللہ تبارک و تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات ایک ماحولیاتی نظام (Eco System) کے تحت باہم مربوط ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہیں۔ اس ماحولیاتی توازن کے بگاڑ کو اللہ تبارک و تعالیٰ "فساد" قرار دیتے ہیں اور فساد کرنے والوں کو مجرم قرار دیتے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا فضائی، آبی، زمینی، صوتی، شعاعی اور تابکاری آلودگی کی لپیٹ میں ہے، زمین کی حفاظتی اوزون لیئر متاثر ہو رہی ہے۔ صنعتی ترقی کے عروج، ایندھن کے بے تحاشا استعمال اور پہلی و دوسری جنگ عظیم کے بعد سے تا حال اس دنیا کا سب سے بڑا چیلنج موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) اور عالمی حدت میں اضافہ (Global Warming) بن چکا ہے۔ اس کی بڑی وجوہات میں جنگیں، تابکاری فضلہ، نیوکلیئر پلانٹس، خطرناک ہتھیاروں کی تیاری، فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور کلورو فلورو کاربن جیسی گیسوں کا اضافہ، جنگلات اور درختوں کا بے دریغ کاٹا جانا، زمین سے بے دریغ پانی نکالنا، مختلف ضروریات کے لئے پہاڑوں کا کریش کرنا، وسائل کا بے دریغ استعمال اور ضیاع، دیہاتوں سے شہروں کی جانب نقل مکانی، آبادی میں مسلسل اضافہ، جنگلی حیات کا بے دریغ شکار، فصلوں پر زہریلی ادویات کا سپرے، ناقص زرعی طریقے، ملٹی نیشنل

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کمپنیوں کی لاکھوں صنعتیں، انسانوں کی پر تعیش زندگی، صنعتوں اور انسانی آبادیوں کی وجہ سے غلاظت اور زہریلے مادوں کا پانی میں شامل ہونا جیسی بہت سی وجوہات شامل ہیں۔

عالمی رپورٹس کے مطابق، چین، امریکہ، روس، جاپان اور ہندوستان دنیا بھر میں سب سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کر کے عالمی حدت میں اضافے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بن رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان ان ممالک کی صف میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات میں سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ دیگر مخلوقات کی طرح انسان بھی ماحولیاتی نظام (Eco System) سے منسلک ہے۔ روز اول سے ہی آبی حیات، حیوانات، نباتات، اشجار، جمادات یہاں تک کہ آسمان کے ستارے و سیارے بھی انسان کے ساتھی ہیں، ماحول انسان کا لازمی جزو ہے اور انسان ماحول کا۔ عہد حاضر میں مذکورہ بالا وجوہات کی وجہ سے ماحول کا توازن مسلسل بگڑ رہا ہے۔ زمین کی حفاظتی اوزون لیئر متاثر ہو رہی ہے۔ گلیشیئرز کے پگھلنے اور سیلابوں کے آنے سے 1850ء کے بعد سے سمندر اب تک انیس (19) سینٹی میٹر اپنی سطح بلند کر چکا ہے جس کے نتیجے میں بہت سے جزیرے مٹ چکے ہیں اور آئندہ چند سالوں میں بہت سے مزید جزائر اور ساحلی علاقے سمندر برد ہونے کے امکانات ہیں۔ صنعتوں کے زہریلے پانی سے ہونے والی آبی آلودگی کے باعث دریاؤں، نہروں اور سمندری مخلوقات کو بے تحاشا نقصان پہنچا ہے اور بہت سی مخلوقات ختم ہو رہی ہیں۔ جنگلات اور جنگلی حیات (جانور، پرندے، حشرات الارض) کے خاتمے سے کرہ ارض کے ایکو سسٹم کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ ایکو سسٹم کا ختم ہونا؛ انسان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم واضح الفاظ میں پوری انسانیت کو پیغام دیتا ہے کہ انسانوں کو جو نعمتیں دی گئی ہیں۔ انسان ان کو استعمال کریں اور اعتدال کو قائم رکھیں اور حد سے تجاوز نہ کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ماحولیاتی توازن کے بگاڑنے کو فساد فی الارض کہہ کر اس کے پھیلانے کو منافقین کا شیوہ قرار دیا۔ فضائی، آبی اور صوتی آلودگی کے حوالہ سے زیر نظر مقالہ میں رسول اللہ ﷺ کی بہت سی تعلیمات کو تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے درخت لگانے اور درخت نہ کاٹنے کی تعلیمات دیں۔ آپ ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام نے شجر کاری اور غیر آباد کاری کی طرف توجہ دی۔ زیر نظر مقالہ میں ایسی بہت سی احادیث مذکور ہیں جن میں درخت اور جنگلات لگانے کے احکامات موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حالت جنگ میں بھی عورتوں، بچوں، غیر جنگجو افراد، نباتات، حیوانات اور ماحولیات کا نقصان کرنے سے منع کیا ہے۔ اسلامی فوج کے لئے صرف جنگجو افراد سے ہی جنگ کرنے کی اجازت ہے، وہ کوئی ایسا اسلحہ استعمال نہیں کر سکتے جس سے بے گناہ افراد مارے جائیں۔ زیر نظر مقالہ میں قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی ایسی بہت سی تعلیمات مذکور ہیں جن میں حالت جنگ میں بھی ماحولیات کو نقصان نہ پہنچانے کے احکامات موجود ہیں۔

- **نتائج:**

- اللہ تبارک و تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات ایک ماحولیاتی نظام (Eco System) کے تحت باہم مربوط ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہیں۔ ماحولیاتی توازن کے بگاڑ کو اللہ تبارک و تعالیٰ "فساد" قرار دیتے ہیں اور فساد کرنے والوں کو مجرم قرار دیتے ہیں۔
- صنعتی ترقی کے عروج اور پہلی و دوسری جنگ عظیم کے بعد سے تاحال اس دنیا کا سب سے بڑا چیلنج موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) اور عالمی حدت میں اضافہ (Global Warming) بن چکا ہے۔ اس کی بڑی وجوہات میں جنگیں، تابکاری فضلہ اور نیوکلیئر پلانٹس، خطرناک ہتھیاروں کی تیاری، فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور کلورو فلورو کاربن جیسی گیسوں کا اضافہ، فضائی، زمینی، آبی اور صوتی آلودگی کا پھیلنا، جنگلات اور درختوں کا بے دریغ کاٹا جانا، مختلف ضروریات کے لئے پہاڑوں کا کریش کرنا، وسائل کا بے دریغ استعمال اور ضیاع، دیہاتوں سے شہروں کی جانب نقل مکانی، آبادی میں مسلسل اضافہ، جنگلی حیات کا بے دریغ شکار، فصلوں پر زہریلی ادویات کا سپرے، صنعتوں اور انسانی آبادیوں کی وجہ سے غلاظت اور زہریلے مادوں کا پانی میں شامل ہونا، تعیش پرستی، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی لاکھوں صنعتیں جیسی بہت سی وجوہات شامل ہیں۔
- عالمی رپورٹس کے مطابق، چین، امریکہ، روس، جاپان اور ہندوستان دنیا بھر میں سب سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کر کے عالمی حدت میں اضافے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بن رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان ان ممالک کی صف میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی اور عالمی حدت میں اضافہ کی وجہ سے ہونے والے نقصانات میں سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔
- قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے علم ہوتا ہے کہ اسلام میں ماحولیات کے تحفظ کے لئے خاص احکامات دیئے گئے ہیں۔ جانوروں سے شفقت سے پیش آنے کے احکامات موجود ہیں۔ درخت لگانے اور زراعت کرنے کو قیامت تک کے لئے صدقہ بتایا گیا ہے۔ اسراف اور خاص طور پر پانی کو ضائع کرنے سے منع کیا گیا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ہے۔زمینی، فضائی، آبی اور صوتی آلودگی سے منع کیا گیا ہے۔یہاں تک کہ حالت جنگ میں بھی جانوروں کو قتل کرنے اور درختوں کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔یہ اسلام کا امتیاز ہے اور ایسی مثالیں دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین، مذہب یا قانون میں نہیں ملتی۔

- ***تجاویز و سفارشات:***

- دنیا بھر میں ماحولیاتی توازن قائم رکھنے، فساد نہ پھیلانے، فطری اور قدرتی ماحول میں زندگی گزارنے، سادگی و کفایت شعاری اپنانے، درخت اور جنگلات لگانے، زیادہ ایندھن استعمال نہ کرنے، فضائی، آبی، زمینی اور صوتی آلودگی نہ پھیلانے اور خدمت خلق کرنے جیسی قرآن و حدیث کی تعلیمات اجاگر کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ عوام الناس میں قدرتی ماحولیاتی توازن قائم رکھنے کا نظریہ پیدا ہو۔
- چائنہ، امریکہ، انڈیا، روس، جاپان اور دیگر ترقی یافتہ ممالک جو گلوبل وارمنگ اور کلائمنٹ چینج کے سب سے زیادہ موجب ہیں۔ان پر عالمی برادری کی جانب سے دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ ایسے اقدامات کریں جس سے خطرناک اسلحہ سازی میں کمی آسکے، صنعتوں، گاڑیوں، ائیر کنڈیشنز اور ریفریجریٹر سے نکلنے والی زہریلی گیسوں کے اخراج کو کم کیا جاسکے۔
- پاکستان جیسے ممالک جو موسمیاتی تبدیلیوں اور گلوبل وارمنگ کا سب سے زیادہ شکار ہیں، انہیں جنگلات میں تیزی سے اضافہ کرنا چاہیئے، پہاڑوں کو کریش کرنے اور کھوکھلا کرنے سے باز رہنا چاہیئے، عوام الناس کو ماحولیات کا توازن قائم رکھنے کے لئے تعلیم و تربیت دینی چاہیئے۔

- ***حوالہ جات:***

---

[1] سباء10:34۔

[2] البقرہ2:74۔

[3] علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی لاہور، 1994، ص198۔

[4] www.un.org/en/conferences/environment/stockholm1972, 01-09-2025

[5] امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، مرکزی انجمن خدام لاہور، 1988ء، ص108۔

[6] https://globalcarbonatlas.org/emissions/carbon-emissions/, 01-09-2025

[7] https://climate.nasa.gov/vital-signs/sea-level/?intent=121, 01-09-2025

[8] الانبیاء21:107۔

[9] النحل16:12۔

[10] لقمان31:20۔

[11] النمل27:88۔

[12] البقرہ2:195۔

[13] النساء4:29۔

[14] البقرہ2:205۔

[15] الروم26:25۔

[16] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الامام، السنن، کتاب الفتن، باب ماجاء ما اخبر النبی۔۔۔۔۔الخ، ح2191۔

[17] الاعراف7:31۔

[18] الروم30:41۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

19۔ الاعراف 56:7۔

20۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعت، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب البول فی الماء، ح69۔

21۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ ومنھا۔

22۔ القرطبی، ابوعبداللہ، محمد بن احمد، التفسیر، دارالکتاب المصریہ قاہرہ، 1964ء، ج3، ص306۔

23۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع الصحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزرع، ح2320۔

24۔ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح المسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، ح3970۔

25۔ النووی، ابوزکریا، محی الدین، یحی بن شرف، المنہاج، داراحیاء التراث العربی بیروت، 1392ھ، ج10، ص213۔

26۔ احمد بن حنبلؒ، امام، مسند احمد، کتاب حضرت انس بن مالک کی مرویات، باب حدثناو کیع۔۔۔۔الخ، ح12436۔

27۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب السلام، باب فی قطع السدر، ح5241۔

28۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب السلام، باب فی قطع السدر، ح5239۔

29۔ البغوی، ابومحمد الحسین بن مسعود، شرح السنۃ، المکتب الاسلامی دمشق، 1983ء، ج6، ص151۔

30۔ الحبشی، محمد بن عبدالرحمن، البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ، المکتبۃ الازہریہ قاہرہ، 1994، ص13۔

31۔ ڈاکٹر محمد طاہر اکبر، دہشت گردی اور تشدد کے خلاف رسول اللہ ﷺ کا عملی جہاد: ایک تحقیقی مطالعہ، مشمولہ کنٹمپریری جرنل آف سوشل سائنسز ریویو، جلد3، شمارہ3، 2025ء۔

32۔ الحج 22:40،39۔

33۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی دعا المشرکین، ح2614۔

34۔ ابن اثیر، علی بن محمد الشیبانی، الکامل فی التاریخ، دارالکتاب العربیہ بیروت، 2008ء، ج2، ص335۔